سوال

(172)مرحوم کے ورثاء میں تین بیٹیاں، ایک بیوی اور ایک بھائی میں تقسیم وراثت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

:(1) :کیا فرماتے ہیں علماء کرام بیچ اس مسئلہ کے کہ بنام قاضی مصطفی فوت ہوگیا جس نے وارث چھوڑے تین بیٹیاں ایک بیوی ۔ ایک بھائی فیض النبی ۔

(2)......فوت ہونے والے نے اپنے ہاتھ سے ایک ورق پر تحریر کیا کہ میری ساری جائیداد کی مالک میری تین بیٹیاں ہیں ۔ آپ ہمیں یہ بتائیں کہ شریعت محمدی کے مطابق یہ جائیداد کس طرح تقسیم ہوگی نیز صرف بیٹیوں کے نام ہبہ نامہ صحیح ہے یا نہیں ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

معلوم ہونا چاہیے کہ فوت ہونے والے کی ملکیت سے اس کے کفن دفن کا خرچ کیا جائے اس کے بعد اگر میت پر فرض ہے تو اسے ادا کیا جائے اس کے بعد اگر میت نے وصیت کی ہے تو کل مال کے تیسرے حصے تک کی وصیت کو پورا کیا جائے اس کے بعد فوت ہونے والے کی کل جائیداد کو ایک روپیہ قرار دے کریوں تقسیم کی جائے گی ۔

فوت ہونے والے غلام مصطفی کی کل ملکیت ایک روپیہ (منقولہ خواہ غیر منقولہ)

وارث : بیوی کو 2 آنے 3 بیٹیوں کو مشترکہ طور پر 10 آنے 8 پیسے ، بھائی فیض محمد کو 4 پیسے ملیں گے ۔ اللہ تعالی کا فرمان ہے : فَإِن كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ فَإِن كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ حدیث مبارکہ میں ہے : ((الحقوا الفرائض بأهلها فما بقي فلأولى رجل ذكر)) (بخاری ومسلم)

باقی رہی بات ہبہ نامے کی تو وہ جائز نہیں جیسا کہ حدیث میں ہے :

((لاوصية للوارث)) مسند احمدج ٤، ص١٨٦ ،رقم الحديث : ١٧٦٨٠ . جامع ترمذى كتاب الوصايا 'بان ماجاء لاوصية لوارث 'رقم الحديث : ٢٠٢١-ابن ماجه 'الوصايا 'باب لا لوارث 'رقم الحديث : ٢٧١٢.

باقی ہبہ کی ہوئی ملکیت ابھی تک لڑکیوں نے قبضہ میں بھی نہیں لی اور کھاتے وغیرہ بھی نہیں ہوئے مالک فوت بھی ہوگیا ہے تو اس صورت میں وصیت ہوگی ہبہ نہیں ہوسکتی جیسا کہ اوپر حدیث گزری ہے کہ وارث کے لیے وصیت نہیں ہوسکتی ۔

موجودہ اعشاری فیصد نظام میں یوں تقسیم ہوگا

100روپے

بیوی8/1/12.5

8.بیٹیاں3/2/66.66

1بھائی عصبہ20.84

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ

صفحہ نمبر570

محدث فتویٰ